فضائل جہاد و چہل احادیث

* Download PDF*/

http://ia600709.us.archive.org/14/items/Fazail-Jihad-wal-Chal-Ahadees-www.ow>
/<nislam.com/FazailJihadWalChalAhadees.pdf

/*Fazail Jihad wal Chal Ahadees*/

فضائل جہاد و چہل احادیث

جہاد کے فضائل ومسائل سے متعلق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی روایات حدیث اس کثرت سے منقول ہوئی ہیں کہ ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے ۔ اس جگہ ان میں سے صرف چالیس حدیثیں پیش کی جاتی ہیں ۔ اس عدد میں ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا ہے کہ جو شخص میری چالیس حدیثیں یاد کرکے میری امت کو پہنچا دے ، اس کا حشر قیامت کے دن علمائ مقبولین کے ساتھ ہوگا ۔ اس برکت کو لکنھے والا بھی حاصل کرسکتا ہے اور اس کو چھاپ کر شائع کرنے والابھی ۔

فضائل جہاد و چہل احادیث

حدیث نمبر 1 :۔

عن معاذ ا بن جبل فی حدیث طویل قال قال رسول صلی اللہ علیه وسلم رأس الامر الاسلام وعموده الصلوٰۃ وذروۃ سنا مه الجهاد۔ (رواه احمد والترمذی از مشکوٰۃ)

ترجمہ :۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (عنہم) ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ "اصل کام اسلام ہے اور اسلام کا عمود جس پر اس کی تعمیر قائم ہے ، نماز ہے اور اس کا اعلی مقام جہاد ہے"۔ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی عزّت وقوت جہاد پر موقوف ہے ۔ جب وہ جہاد چھوڑدیں گے ، ذلیل اور کمزور ہوجائیں گے ۔

حدیث نمبر 2:۔

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم مثل

فضائل جہاد و چہل احادیث

المجاھدین فی سبیلاللہ کمثل الصائم القائم القانت بآیات اللہ لا یفتر من صیام ولا صلوٰۃ حتٰی یرجع المجا ھدین فی سبیل اللہ ۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے لیے
جہادکرنیوالے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مسلسل روزے رکھتا رہے اور رات بھر تہجد کی نماز اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہے ۔ نہ کسی دن روزہ میں سستی کرے اور نہ کسی رات نماز میں ، اور مجاہد کو یہ فضلیت اس وقت تک برابر حاصل رہے گی جب تک وہ لوٹ کر اپنے گھر نہ آجاوے ۔

حدیث نمبر 3:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ (عنھم)قال قال مر رجل من اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عینیۃ من مأ عذبۃ فاعجبتہ فقال لوا عتزلت الناس فا قمت فی ھذا الشعب فذکر ذٰلک لر سول صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوٰۃ فی بیتہ سبعین عاماً الا تحبون ان یغفر

اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزو فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ (ترمذی)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی ایک پہاڑی درہ میں ایک چشمہ پر پہنچے چشمہ میٹھا اور صاف دیکھ کر ان کو پسند آیا اور دل میں کہا کہ یہ جگہ عبادت کے لیے بہت اچھی ہے۔ میں لوگوں سے الگ ہو کر یہیں قیام کرلوں ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے خیال کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، "ایسا نہ کرو! اس لیے کہ ایک شخص کا اللہ کے راستہ (جہاد میں کھڑاہونا اپنے گھر میں رہ کر ستر سال کی نماز سے بہتر ہے ۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے تھوڑی دیر بھی ، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے ۔"

فائدہ :۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد کی ضرورت کے وقت خلوت میں بیٹھ کرعبادت کرنے سے جہاد میں حصہ لینا بدرجہا بہتر ہے۔

حدیث نمبر 4:۔

عن ابی ا مامۃ رضی اللہ عنہ (عنہم) والذی نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ لغدٰوۃ اوروحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا ولمقام احدکم فی الصف خیر من صلوتہ ستین سنۃ (رواہ احمد)

ترجمہ :۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فر مایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ، اللہ کے راستہ (جہاد میں ایک مرتبہ صبح یا شام کو نکلنا ساری دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بدر جہا بہتر ہے اور ایک شخص کا جہاد صف میں کھڑا ہونا گھر میں بیٹھ کر ساٹھ برس کی نمازوں سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر 5:۔

عن عبداللہ بن عمروان رضی اللہ عنہ (عنہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ جہاد سے واپسی کے سفر میں بھی وہی ثواب ملتاہے جوجہاد کے لیے جانے کے وقت ملتا ہے۔

حدیث نمبر 6 :۔

وعن ابی موسی رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف ، فقام رجل رث الھئیۃ فقال یا اَبا موسیٰ انت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھذا قال نعم فرجع الیٰ اصحابہ فقال اقرأ علیکم اسلام ثم کسر جفن سیفہ فالقاہ ثم مشیٰ بسیفہ الی العدو فضرب بہ حتیٰ قتل ۔۔۔۔ (رواہُ مسلم)

ترجمہ :۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (عنہم) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ میں ہیں ۔ یہ

سن کر ایک خستہ حال آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابو موسٰی ! آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے ؟ انھوں نے فرمایہ کہ ہاں ! یہ شخص فوراً اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور ان کو آخری سلام کیا اور اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی۔ننگی تلوار لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑا اور مسلسل لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید کردیا گیا۔

حدیث نمبر7:

وعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ (عنھم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی اول ثلثہ یدخلون الجنۃ شھید وعضیف متعفف وعبد احسن عبادۃ اللہ ونصح لمو الیہ (رواہ الترمذی)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے وہ تین آدمی پیش کئے گئے (غالباً شبِ معراج میں) جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ اول شہید فی سبیل اللہ۔دوسرے وہ متقی پرہیزگارجوکوشش کرکے ہر گناہ سے بچتا ہے۔

تیسرے وہ غلام جس نے اللہ تعالٰی کی عبادت بھی خوب کی اور اپنے آقاؤں کی خدمت وخیرخواہی میں بھی کوتاہی نہیں کی۔

حد یث نمبر 8:

عن عبد اللہ بن حبشی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الا عمال افضل قال طو ل القیام قیل فای الصد قتہ افضل قال جهد المقل قیل فا ی الھجر ت ا فضل قال من ھجر ما حرم اللہ علیہ قیل فا ی الجهاد افضل قال من جاھد المشر کین بمالہ و نفسہ قیل فا ی القتل اشرف قال من اھریق دمہ و عقر جوا دہ (رواہ ابو دؤد)

تر جمہ: نبی کر یم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا ل کیا گیا کہ عبا دت میں سب سے افضل کو ن سا عمل ھے ؟ فرما یا کہ (نفل نما ز میں) طو یل قیا م۔پھر سوا ل کیا گیا کہ صدقہ کو نسا افضل ہے؟تو آپ نے فر مایا کہ مفلس آدمی جو اپنی مزدو ری میں سے خرچ کرے ۔ پھر سوال کیا گیا کہ ہجرت کونسی افضل ہے ؟ تو آپ نے فرمایا اس شخص کی ہجرت افضل ہے جو ہر اس چیز کو چھوڑدے جس کواللہ نے

حرام کیا ہے ۔

پھر سوال کیا گیاکہ جہاد کون سا افضل ہے؟تو فرمایا جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کیا۔پھر سوال کیا گیا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونا کون سا افضل واشرف ہے؟تو فرمایا کہ جس شخص کا اپنا بھی خون بہا دیا گیا اور اس کا گھوڑا بھی مار دیا گیا۔

حدیث نمبر9:

عن کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ (عنہم) فی حدیث مرفوع من بلغ العدو بسھم رفعہ اللہ بہ درجہ قال ابن النجار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما الدرجہ؟
قال أما انھالیست بعتبۃ امّک ولکن بین الدرجتین مائۃ عام(رواہ النسانی)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما یاکہ جو شخص دشمن کو ایک تیر مارے گا تو اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے اس کے درجات میں ایک درجہ کا

اضافہ فرمادیں گے ۔ ابن بخار رضی اللہ عنہ (عنہم) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ! درجہ سے کیا مراد ہےآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے ! درجہ کا مطلب /تمہاری/ ماں کی دہلیز ہونے سے تو رہا ، نلکہ دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے ۔

حدیث نمبر 10:

وعن انس رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسولاللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغدوۃ فی سبیل اللہ وروحۃ خیر من الدنیا وما فیھا ۔(مسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک صبح کو اللہ کی راہ میں نکلنا اور ایک شام کو اللہ کی راہ میں (جہاد) میں نکلنا ساری دنیا اور اسکی تمام دولتوں اور نعمتوں سے بہترہے ۔

حدیث نمبر 1 1 :۔

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ (عنہم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثانی بنی لحیان من ھذیل فقال لیبعث من کل رجلین احدھماوالاجر بینھما(رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاھدین کا ایک لشکر قبیلہ ہذیل کی شاخ بنی لحیان کے مقابلے کے لیے بھیجا اور جہاد کے لیے/نکلنے/ والے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا کہ ہر دو مردوں میں سے ایک مرد جہاد کے لیےجائے ، ایک گھر کی ضرویات وغیرہ کے لیے یہا رہ جائے اور اس طرح کرنے سے جہاد کا ثواب دونوں/میں/ مشترک ہو جائے گا۔"

شہری دفاع کی خدمت بھی جہاد ہی ہے

اس حدیث سے معلو م ہوا کہ جہا د صر ف محا ذجنگ پر جا کر لڑ نے ہی کا نام نہیں، جو لو گ اپنے اور دوسر ے مسلما نو ں کے گھروں کی حفا ظت کے

قصدسے/شہر/ میں رہ جائیں وہ بھی مجاھد ہیں۔ کیونکہ محاذ پر لڑنے والے سپاہیوں کی وہ امداد کر رہے ہیں کہ ان کے اہل و عیال اور گھر بار کی حفاظت کر کے ان کو بے فکر کر دیا ہے۔ہمارے ملک میں شہری دفاع کی خدمت انجام دینے والے جو بھی خدمت انجام دیتے ہیں وہ بھی اللہ کے نزدیک مجاہدین کے حکم میں ہیں۔

جہادکی نیّت

حدیث نمبر 12:۔

عن ابی هریره رضی اللہ عنہ (عنهم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ یعلم من یکلم فی سبیل اللہ الاجاء یوم القیامۃ و جرحہ یثعب وما اللون لون الدم والریح ریح المسک(بخاری، مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے،تو وہ قیامت کے روز

اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہ رہا ہوگا۔وہ صورت میں تو خون ہوگا مگر اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

فائدہ:اس حدیث میں جو یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا۔اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جس شخص کی نیت ،نام و نمود اور شہرت کی یا کسی اور دنیوی مفاد کے لیے لڑنے کی ہو اور زخمی ہو جائے،وہ اللہ کی راہ میں زخمی نہیں ہوا۔اس کو یہ/فضیلت/ نہیں ملےگی بلکہ یہ /فضیلت /خاص اس شخص کا حق ہے جواسلام اور مسلمانوں کی حفاظت اور اسلامی ملک سے دشمنانِ دین کی مدافعت کی نیت سے لڑتا ہے۔

حدیث نمبر13:

عن ابی موسٰی رضی اللہ عنہ (عنہم) قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل للمغنم والرجل وقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانہ فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیاء فھو فی سبیل اللہ۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ: ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیااورعرض کیا(جہادمیں‌لوگ مختلف نیّتوں سےشریک ہوتےہیں)ایک شخص اس نیت سےجہادمیں شریک ہوتاہےکہ مالِ غنیمت میں حصہ ملےگا۔ایک شخص اس لیےجہادکرتاہےکہ دنیامیں اسکاچرچاہوگااورتاریخ میں یادگارباقی رہےگی۔ایک شخص اس لیےجہادکرتاہےکہ دنیاکےلوگ یہ محسوس کرلیں کہ یہ اسلام کابڑاخدمت گزارااورجانثارہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایاکہ اللہ کی راہ میں جہادکرنےوالاان میں سےصرف وہ ہےجواس نیت سےجہادکرےکہ اللہ کاکلمہ بلند ہواوراُس کےدشمن زیرہوں۔

رباط یعنی اِسلامی سرحدوں کی حفاظت

حدیث نمبر14:۔

وعن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم رباط یوم خیرمن الدنیاوماعلیھا۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایاکہ ایک دن کارباط "یعنی اسلامی سرحدوں کی حفاظت کاکام ساری دنیااورجوکچھ اس میں ہے،ان سب سےبہتر ہے۔

حدیث نمبر15:۔

عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ (عنہم)عن رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال کل میت یختم علیٰ عملہ الاالذی مات مرابطاًفی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الیٰ یوم القیامۃ ویأمن من فتنۃ القبر(ترمذی،ابوداؤد،دارمی)

ترجمہ:۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایاکہ ہرمرنےوالےکےعمل پرمہرلگادی جاتی ہے۔مرنےکےبعداس کےعمل میں کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی ،بجزاس شخص کےجواللہ کی راہ میں کسی سرحدکی نگرانی کرتےہوئےمرگیاتواس کاعمل قیامت تک اس کے اعمال نامےمیں بڑھایاجاتارہےگااورقبرکےسو ال و جواب سےبھی آزادرہےگا۔

حدیث نمبر 16 :۔

عن سلمان الفارسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم ولیلۃ فی سببیل اللہ خیرمن صیام شہر وقیامہ وان مات اجری علیہ عملہ الذی کان یعلمہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان(مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن رات کا رباط یعنی اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی خدمت انجام دینا ایک مہینے کے مسلسل روزے اور ساری رات نماز تہجد سے افضل ہے اور جو شخص اس حال میں یعنی کسی اسلامی سرحد کی حفاظت کی حالت میں مرجائے تو قیامت تک اس کے تمام نیک عمل ، جو وہ روزانہ کیا کرتا تھا ، برابر اس کے نامئہ اعمال میں لکھےجاتے رہیں گےاور اس کا رزق للہ کی طرف سے جاری رہے گا اور قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

حدیث نمبر 17 :۔

فضائل جہاد و چہل احادیث

عن ابی عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان لا تمسھا النار عین بکت من خشیۃ اللہ وعین باتت تحرس فی سبیل اللہ ۔

تر جمہ :۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ار شا د فر مایا کہ دو2 آنکھیں ایسی ہیں کہ انھیں آگ نہیں چھوئے گی۔ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو ئی ہو ۔دو سری وہ آنکھ جس نے جہا د فی سبیل اللہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو۔

رینجرزپولیس کےلیےعظیم الشان بشارت

آج کل سرحدوں کی حفاظت کرنے والی پولیس جن کو رینجرز کہتے ہے ، ان میں سے بہت سے آدمی اس کو محض ایک نوکری سمجھ کرانجام دیتےہیں،اگروہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کےاس ارشادکوسامنےرکھیں اوریہ خدمت اس عظیم ثواب کی نیّت سےانجام دیں تو نوکری کےساتھ یہ عظیم الشان دولت بھی ان کوحاصل ہوگی۔ ان کو اپنی اور خانگی ضرورتوں کے لیے ان کو جو تنخواہ ملتی ہےوہ اس ثواب سے ان کو محروم نہ کرے گی ۔ شرط یہی ہے کہ اس خدمت کی انجام دہی میں اصل نیت

"رباط" یعنی اسلامی سرحد کو دشمنانِ دین سے محفوظ رکھنے کی ہو ۔

حدیث نمبر 18 :۔

عن ابن عباسرفعہ لا اخبرکم بخیرالناس منزلا قلنا بلیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل اخذ برأس فرسہ فی سبیل اللہ حتیٰ یعود اویقتل الا اخبرکم باالذی یلیہ قلنا نعم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل معتزل فی شعب من اشعب یقیم اصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعتزل الناس شرہ او اخبرکم بشرالناس قلنا نعم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یسئل با اللہ ولا یعطی بہ(مالک ۔ ترمذی ۔ نسائی)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں بتلاؤں کہ سب انسانوں سے ذیادہ اچھا مقام اللہ کے نزدیک کس کا ہے ؟ وہ شخص جو اپنا گھوڑا لے کر اللہ کی راہ میں کسی اسلامی سرحد کی حفاظت میں لگ گیا اور یہی مقیم رہا یہاں تک کہ مرجائے یا قتل کردیا جائے ۔ پھر فرمایا کہ میں تمھیں

بتلاؤں کہ اس شخص کے قریب کس کا درجہ ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور فرمائیے ۔ فرمایا جو کسی پہاڑ کی گھائی جا کر مقیم ہو گیا اور نماز اور زکوٰۃ ادا کرتا ، لوگوں کو اپنی ایذاؤں سے بچایا ۔ پھر فرمایا تمھیں سب سے بد ترین آدمی کا پتہ دوں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص دوسروں سے اللہ کے نام پر مانگتا ہے مگر جب کوئی اس سے اللہ کےنام پر مانگے تو اسےکچھ نہیں دیتا ۔

شہید فی سبیل اللہ کا مقاماور اس کے درجات

حدیث نمبر 19 :۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ ما فی الارض من شئی الاشہید یتمنٰی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ ۔(بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جو جنت میں داخل ہوجائے اور پھر اسکو یہ کہا جائے کہ تو لوٹ کر دنیا میں چلا جا ، ساری دنیا کی حکومت ودولت تجھے دے دی جائے گی تووہ کبھی جنت سے نکل کر دوبارہ دنیا میں آنے پرراضی نہ ہوگا ، بجزشہید کے جو یہ تمنا ظاہر کرے گا کہ مجھے دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں پھر جہاد کرکے شہید ہوں ۔ اسی طرح دس مرتبہ زندہ کرکے دنیا میں بھیجا جاؤں ، پھر شہیدہوکر آؤں ۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا بڑے اعزاز و اکرام کا مشاہدہ کرے گا (جو کسی اور عمل کا نہیں ہے) ۔

حدیث نمبر 20 :۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو ددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی اقتل ثم احیی ثم اقتل ۔(بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمنا ہے کہ میں

اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر مجھے زندہ کیا جا ئے ، پھر قتل کیا جا ؤں ، پھر زندہ کردیا جائے ، پھر قتل کیا جاؤں ، پھر زندہ کر دیا جائے ، پھر قتل کیا جاؤں ۔

شہید کے تین درجے

حدیث نمبر 21 :۔

عن عقبہ بن عبد السلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القتلی ثلثہ مؤمن جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ فاذا لقی الحدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ فذالک الشھید الممتحن فی خیمۃ اللہ تحت عرشہ لا یفضلہ النبیون الا یالنبوۃ ومؤمن خالط عملا صالحاً وآ خر سیئاً جاھد بنفسہ وما لہ فی سبیل اللہ اذالقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصمصۃ محت ذنوبہ وخطایاہ ان السیف محاء للخطایا واد خل الجنۃ من ای باب شاء ومنافق جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ اذا لقی العدو وقاتل حتی

یقتل فذلک فی النار ان السیف لا یمحو النفاق۔(دارمی از مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نےارشادفرمایاکہ جہادمیں قتل ہونےوالےتین طرح کےآدمی ہیں۔ایک وہ شخص ہےجوخودمؤمن کامل،صالح ہے۔اس کےساتھ اس نےاللہ کی راہ میں اپنی جان ومال سے جہادکیااورجب دشمن سےاس کامقابلہ ہوا تو ڈٹ کرلڑایہاں تک کہ قتل کردیاگیا۔اس شخص کےبارےمیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایاکہ یہی وہ اصل شہیداورامتحان میں کامیاب ہےجوقیامت کےدن عرشِ رحمنٰ کےنیچےخیمہ میں ہوگااورانبیاء سےاس کامقام صرف اتناہی کم ہوگاجو/درجئہ /نبوّت کاتقاضاہے۔ دوسراوہ شخص ہےجومؤمن مسلمان توہےمگرعمل میں کچھ نیک کام کیے،کچھ برُےکیے،پھراس نے اپنی جان ومال سےاللہ کی راہ میں جہادکیااوردشمن کےمقابلےمیں لڑا،یہاں تک کہ قتل کردیاگیا۔اس شخص کے بارے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایاکہ اس کاجہاد/مصمصہ/(یعنی سینگ کی طرح چوس کرفاسدمادہ نکالنےوالا)ہےجس نےاس کے سب گناہوں کومٹادیا۔اورتلوارسب خطاؤں کومٹادینےوالی ہے۔یہ شخص جس دروازےسےچاہےجنت میں داخل ہوسکےگا۔تیسرا وہ منا فق ہے جس نے اپنی جان و ما ل سے جہا د کیا اور دشمن سے لڑ کر مقتو ل ہو گیا

(مگرنیت خا لص اللہ کےلیے نہیں تھی) یہ جہنم میں جا ئےگا ، کیو نکہ تلوا ر کفر ونفا ق کو نہیں مٹا سکتی۔

مجاہد اپنی موت مرجائے تو بھی شہید ہے

حدیث نمبر 22 :۔

عن ابی سھل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہادۃ وان مات علیٰ فراشہ(رواہ مسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالٰی سے شہید ہونے کی دعا مانگے تو اس کو اللہ تعالےٰ شہیدوں ہی کے مرتبے پر پہنچادے گا ، اگر چہ وہ اپنے بسترپر مرے۔

حدیث نمبر 23 :۔

عن ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات اوقتل او وقصہ فرسہ او لعبیرہ او لد غتہ ہامۃ اومات علیٰ فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شہیدو ان لہ الجنۃ ۔(ابوداؤد)

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ جو شخص جہاد کے لیے نکلا ، پھر اسکو موت آگئی یا کسی نے قتل کردیا ،یا سواری سے گر کر مر گیا ،یا کسی زہریلےجانور نے کاٹ لیا یا اپنے بستر پر کسی مرض میں مر گیا تووہ بھی شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔

مال اور زبان سے بھی جہاد ہوتا ہے

حدیث نمبر 24 :۔

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم

والسنتکم(رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی)

ترجمہ :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے خلاف جہاد کرو اپنے مالوں سے ، اپنی جانوں سے اپنی زبانوں سے۔

مال کا جہاد تو یہ ہے کہ جہاد کے کاموں میں مال صرف کیا جائے ،اور زبان کا جہاد یہ کپ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دے کر اس پر آمادہ کریں اور جہاد کے احکام بتلائیں اور یہ بھی کہ پنی گفتگو اور تقریر سے دشمن کو مرعوب کرے ۔ ایسی نظمیں جن سے مسلمانوں میں جذبہ جہاد قوی ہو ، یا جن سے دشمنوں کی تذلیل ہو ، وہ بھی اس جہاد میں شامل ہیں ۔جیسے حضرت حسان ثابت رضی اللہ عنہ (عنہم) جو شعرائے صحابہ میں سے ہیں ، ان کی نظمیں جو مشرکین مکہ کے مقابلہ پر کہی گئی ہیں ، ان کو جہاد قرار دیا گیا ہے ،

اور قلم سے لکھنا بھی زبان سے بولنے کے قائم مقام ہونے کے سبب اسی حکم میں ہے ۔

جہاد کے لیے مال خرچ کرنے کا ثوابِ عظیم

حدیث نمبر 25 :۔

عن حزیم بن فائتک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقۃً فی سبیل اللہ کتب لہ بسبع مائۃ ضعف ۔(الترمذی والنسائی)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں کچھ مال خرچ کرتا ہے تو سات سو گنا لکھا جاتا ہے ۔ یعنی ایک روپیہ خرچ کرے تو سات سو روپیہ خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے ۔

حدیث نمبر 26 :۔

وعن ابی الدرداء وابی ہریرہ وابی امامہ وعبد اللہ بن عمر وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین رضی اللہ عنہ (عنہم) کلھم یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انہ قال من ارسل نفقۃ فی سبیل اللہ واقام فی بیتہ فلہ بکل درھم سبع
مائۃ درھم ومن غزا بنفسہ فی سبیل اللہ وانفق فی وجہہ ذٰلک فلہ بکل درھم سبع
مائۃ الف درھم(ابن ماجہ)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جہاد کے لیے
کچھ مال خرچ کیا مگر خود جہاد میں نہیں گیا اس کو ایک درہم پر سات سو درہم
کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے خود جہاد بھی کیا اور اس میں اپنا مال بھی
خرچ کیا تو اس کے ایک درہم کا ثواب سات لاکھ درہم کے برابر ہوگا۔

حدیث نمبر 27 :۔

عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ (عنھم) سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای
الصدقۃ افضل قال اخدام عبد فی سبیل اللہ او اظلال فسطاط فی سبیل اللہ(ترمذی)

ترجمہ:۔ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے افضل

صدقہ کونسا ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کے لیے کو ئی غلام دے دینا یا مجاہدین پر سایہ کرنے کے لیے کوئی خیمہ بطورِ عاریت کے دے دے۔

ہندوستان پر جہاد کی خاص اہمیّت اور فضائِل

حدیث نمبر28:

عن ابی هریره رضی الله عنہ (عنہم) قال وعدنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عزوة الهند فان ادرکتها انفق فیها نفسی ومالی فان قتلت کنت افضل الشہداء وان رجعت فانا ابوهریرة المحرر(نسائی)

ترجمہ: حضرت ابوهریره رضی الله عنہ (عنہم) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ہندوستان کے جہاد کا وعدہ فرمایا ہے ۔ اگر میں نے اپنی زندگی میں اس کو پا لیا تواپنا سارا زور اور اپنی جان اس میں خرچ کرونگا، پھر اگر میں قتل کردیا گیا تو افضل الشہداء ہو جاؤں گا اور اگر زندہ لوٹا

تو میں جہنم سے آزاد ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) ہوں گا۔

فائدہ:حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) کے بیان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کے جہاد میں شریک ہونے والوں کے لیے یہ عظیم الشان خوشخبری دی ہے کہ جو شخص اس جہاد میں شریک ہو جائیگا وہ افضل الشہداء ہوگا اور جو زندہ واپس آجائےگا وہ عذاب الٰہی سےآزاد قراردیا جائےگا۔

ہندوستان کے جہاد کی خاص/فضیلت/ کا بیان جیسے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) کی اس حدیث میں ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس کا متن یہ ہے:

حدیث نمبر29:

و عن ثوبان رفعہ عصابتان من امتی اجارھم اللہ من النار عصابۃ الغزوۃ الھند و عصابۃ تکون مع عیسٰی ابن مریم(اوسط، طبرانی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جماعتیں میری امت میں ایسی ہیں جن کے لیے اللہ تعالٰی نے جہنّم سے نجاد لکھ دی ہے۔ ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر جہاد کرےگی۔دوسری وہ جماعت جو آخر زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد ان کے ساتھ ہوگی۔

ہندوستان کے جہاد سے کونسا جہاد مُراد ہے؟

ان دونوں حدیثوں میں جو فضائل غزوہ ہند کے ارشاد فرمائے گئے ہیں اس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان پر جہاد تو پہلی صدی ہجری سے لیکر آج تک محتلف زمانوں میں ہوتے رہیں ہیں، اور سب سے پہلا سندھ کی طرف سے محمد بن قاسم کا جہادہے جس میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور اکثر تابعیں کی شرکت نقل کی جاتی ہے۔ تو کیا اس مراد پہلا جہاد ہے یا جتنے جہاد ہوچکے ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ سب اس میں شامل ہے؟

الفاظ حدیث میں غور کرنے سے حاصل یہی معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ حدیث عام ہیں۔ اس کو کسی خاص جہاد کے ساتھ مخصوص و مقیّدکرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس لیے جتنے جہاد ہندوستان میں محتلف زمانوں میں ہوتے رہے وہ بھی اور پاکستان کا حالیہ جہاد بھی اور آئندہ جو جہاد ہندوستان کے کفار کے خلاف ہوگا وہ سب اس عظیم الشان بشارت میں شامل ہیں۔

واللہ سبحانہ و تعالٰی اعلم

ترکِ جہاد کی وعید اور دنیا میں اُس کاوبال

حدیث نمبر 30 :۔

عن ابی هریره رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغزو لم یحدث بہ نفسہ مات علےٰ شعبۃ من النفاق(رواہ مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، جس شخص نے نہ کبھی جہاد کیا اور نہ اپنے دل ہی میں جہاد کا ارادہ کیا وہ ایک قسم کی نفاق پر مرے گا ۔

حدیث نمبر 31 :۔

وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغزو او یجھز غاز یا او یخلف غاز یانی اھلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قبل القیامہ(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نہ کبھی جہاد کیا ، نہ کسی مجاہد کو سامانِ جہاد دیا ، اور نہ کبھی کسی مجاہدِ فی سبیل اللہ کی یہ خدمت انجام دی کہ اس کے اہل وعیال کی نگرانی بلا کسی غرضِ دنیوی کے پوری طرح کی تو قیامت سے پہلے پہلے اللہ تعالٰی اس پر عذاب نازل فرمائیں گے ۔

ترکِ جہاد مصائب کو دعوت دینا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہاد میں کسی نہ کسی طرح حصہ ضرور لے۔ اگر محاذ پرجا کر لڑنے کی قوت و قدرت نہیں تو مجاہدین کو سامان فر ہم کرنے میں حصہ لے ، اور یہ بھی نہ ہوسکے تو مجاہدین کے اہل وعیال کی خدمت خالص اللہ کے لیے دنیوی اغراض سے پاک ہوکر کرے اور جو لوگ جہاد کے کسی کام میں حصہ نہ لیں وہ خدا کے عذاب اور مصا ئب کو دعوت دیتے ہیں

کچھ عجب نہیں کہ پاکستان کے مسلمانوں کو جو اللہ تعالیٰ نے جہاد میں حصہ لینے کایہ موقع عطا فرمایا ہے ،اگر ہم اس کی اہمیت کو محسوس کر کے آگے بھی جہاد کی تیاری کو نہ چھوڑیں تو ہم پر جو آفات ومصائب طوفانوں اور دوسرے صورتوں سے آئے دن مسلط رہتے ہیں اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ پورے پاکستان کو ان سے نجات عطا فرمائیں ۔

حدیث نمبر 32 :۔

وعن ابی هریره رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من لقی اللہ اثر من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کے روز اللہ کے سامنے اس طرح حا ضر ہوگا کہ اس کے بدن پر کوئی نشان جہاد کا نہ ہو تو وہ ایک عیب کے ساتھ اللہ سے ملے گا ۔

جہاد کے لیےاسلحہ اور جنگی سامان بنانا اور مہیا کرنا بھی جہاد ہے

حدیث نمبر 33 :۔

عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (عنہم) قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یقول واعدّ وا لھم ما استطعتم من قوۃ الاان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی ۔(رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (عنہم) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے پایا کہ قرآنِ کریم کی آیت میں جو مسلمانوں کو دشمنوں کے مقابلے کے لیے قوت بہم پہنچانے کا حکم ہے ، یہ قوت تیر اندازی ہے ۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ مکرر کرکے فرمائی۔

فائدہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چونکہ جنگ ہی تیر اور تلوارکی تھی اس لیے تیر اندازی اور نشانہ کی مشق واستعداد ہی کو قوت فرمایا ۔ مگر اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب جنگ توپوں اور بموں کی ہو توان کے استعمال کے طر یقے ہی جنگی قوت قرار دئیے جائیں گے اور حکم قرآنی کی تعمیل انھی طاقتوں کی فراہمی سے ہوگی۔

حدیث نمبر 34 :۔

عن ابی هريره رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرساً فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ

وبولہ فہ المیزان یومالقیامہ ۔(رواہ البخاری)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کی راہ میں کوئی گھوڑا جہاد کے لیے وقف کردیا اللہ پر ایمان اور اس سے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے ، تو اس گھوڑے کا کھانا پینا ، لیداور پیشاب کرنا سب کا ثواب قیامت کے دن اس کی میزانِ عمل میں رکھا جائے گا ۔

حدیث نمبر 35 :۔

عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (عنہم) قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یدخل بالسہم الواحد ثلث نفرفی الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ فارمواوارکبو او ان ترمو ااحب الی من ان ترکبوا(ترمذی)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی ایک تیر کی

خاطر تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریگا ۔ اول اس کا بہ نیت ثواب وجہاد بنانے والا، دوسرا اس کو جہاد میں استعمال کرنے والا، تیسرا اس کی نوک اور بھال کو درست کرنے والا۔ اس لیے تیر اندازی کیا کرو اور گھوڑے کی سواری کی مشق کرو، اور میرے نزدیک تیر اندازی کی مشق گھوڑے کی سواری کی مشق سے ذیادہ بہتر ہے ۔

کسی غازی کو جہادکے لیے سامان دینا

یااس کے گھر کی خبر گیریکرنا بھی جہادہے

حدیث نمبر 36 :۔

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (عنہم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجرالغازی۔(رواہ ابو داؤد)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غازی کو تو اس کے غزوہ اور جہاد کا ثواب ملتاہےاور جس شخص نے اس کو مال دےکر جہاد کے لیے بھیجا ہے ، اس کو اپنے مال کا ثواب بھی ملے گا اور غازی کے عمل کا بھی ۔

دفاعی فنڈمیں چندہ کا ثوابِ عظیم

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد کرنے والے فو جیوں کی تنخواہ یا دوسرے سامان کے لیے مال خرچ کرنے والے بھی ان مجاہدین کے جہاد کا ثواب پاویں گے ۔

حدیث نمبر 37:۔

وعن زید بن رضی اللہ عنہ (عنہم) خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھّز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ومن خلف غازیا فی اھلہ فقد غزی ۔(بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی غازی کو جہاد کا سامان دے دیا اس نے بھی جہاد کیا اور جو شخص کسی غازی کے گھر والوں کی نگرانی اور خبر گیری میں لگا رہا اس نے بھی جہاد کر لیا ۔

جہاد سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے

مگر قرض اورامانت میں خیانت معاف نہیں ہوتی

حدیث نمبر 38 :۔

وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ (عنہم) القتل فی سبیل اللہ یکفر الذنوب کلها الامانۃ والامانۃ فی الصلوٰۃ والصوم والا مانۃ فی الحدیث واشد ذٰلک الوداع (کبیر طبرانی)

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل

ہونا سب گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے مگر امانت میں خیانت معاف نہیں ہوتی ،
پھر فرمایا کہ صرف مال ہی میں نہیں بلکہ نماز ، روزے اور کلام میں بھی ہے ۔
البتہ ان سب میں زیادہ سخت وہ امانتِ اموال ہے جو کسی کے سپرد کی گئی ہو۔

حدیث نمبر 39 :۔

عن عبد اللہ بن عمربن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شی الاالدین ۔

ترجمہ:۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں مگر جو کسی کاقرض اس کے ذمہ ہے وہ معاف نہیں ہوتا (اس کو یا خود ادا کرے یا وصیت ادا کرنے کی کسی معتمد کو کردے)۔

بحری فوج کے لیے عظیم سعادت!

حدیث نمبر 40 :۔

عن انس رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حرس لیلۃ علی ساحل البحر کان افضل من عبادۃ فی اھلہ الف سنۃ(رواہ الموصلی بلین)

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک رات سمندر کے کنارے پر پہرہ دے تو اس کا یہ عمل اپنے گھر میں ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے